بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۳۱ | ۲۷ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش | ۲۰ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۲ ھ | ۲۷ ماہ جنوری ۱۹۴۳ ء | نمبر ۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل عصر کے قریب راجپورہ متصل چھیہر چھیہی بذریعہ کار تشریف لے گئے۔ حضور کے چاروں حرم ہمراہ ہیں۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔

حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔ ثم الحمد للہ۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ دو دن سے بعارضہ بخار و زکام بیمار ہیں۔ نیز بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کو پیچش کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب ہر دو کے لئے دُعا سے نصرت کریں۔

سعیدہ بیگم صاحبہ بنت بابو محمد سعید صاحب سب پوسٹ ماسٹر کا نکاح ملک نذیر احمد صاحب ریاض پسر ملک گل محمد صاحب کے ساتھ بعوض ۵۰۰ روپے حق مہر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۰ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۲ ھ

ہندوؤں اور سکھوں کا بُنیادی کلچر ایک نہیں

پنجاب کی سیاسیات میں جہاں اور کئی موضوع زیر بحث چلے آ رہے ہیں۔ وہاں اس امر پر بھی کافی رائے زنی ہو رہی ہے۔ کہ ہندو اور سکھ ایک ہیں۔ یا دو الگ الگ اور اپنی اپنی جگہ مستقل اقوام ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ایک "سکھ پالیٹیشن" کی طرف سے ایک پمفلٹ اس موضوع پر شائع ہوا تھا۔ جس میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ سکھ ہندوؤں سے الگ قوم ہیں۔ ان کی تہذیب الگ ان کا مذہب الگ۔ اور ان کی زبان الگ ہے۔ ایک ہندو اخبار نے بھی اس خیال کی تائید کی تھی۔ مگر دوسرے ہندو اخبار اس پر بہت سٹ پٹائے اور اس پمفلٹ لکھنے والے کو بہت بُرا بھلا کہتے رہے۔

اب پھر اس سوال پر گرما گرم بحث کا آغاز مشہور سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ صاحب کے اس بیان سے ہو گیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ "ہندو اور سکھ بنیادی طور پر ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان دونوں کا بنیادی کلچر ایک ہے یہ دونوں اکٹھے ہی جئیں گے اور اکٹھے ہی مریں گے۔ ہندوؤں کی موت سکھوں کی موت ہے۔ اور سکھوں کی موت ہندوؤں کی موت ہے"۔

معزز معاصر "ملاپ" نے بھی اس موضوع پر اظہار خیالات کرتے ہوئے ماسٹر تارا سنگھ صاحب کی تائید کی ہے اور لکھا ہے۔ کہ "ہندو اور سکھ تہذیب کلچر اور تمدن کے لحاظ سے ایک ہوئے۔ ان کا کھانا پینا۔ رہنا۔ سہنا۔ اُٹھنا بیٹھنا بیاہ شادی سب اکٹھے ہوں گے"۔ (۲۳ جنوری) ہندو اور سکھ اگر ایک ہوتے ہیں۔ تو بے شک ہوں۔ بلکہ ضرور ہوں۔ ہم تو چاہتے ہیں۔ کہ نہ صرف ہندو اور سکھ بلکہ ہندوستان کی سب اقوام باہم متحد ہو جائیں۔ لیکن جو بات واقعہ کے خلاف اور حقیقت سے دُور ہو۔ اس کی تردید ضروری ہو جاتی ہے۔ یہ کہنا کہ ہندوؤں اور سکھوں کا بنیادی کلچر ایک ہے۔ اور ان کا رہنا سہنا۔ کھانا پینا اور بیاہ شادی اکٹھے ہیں۔ صحیح نہیں۔ ممکن ہے۔ بعض سکھوں نے تمدنی لحاظ سے اپنے آپ کو ہندوؤں کے ساتھ ملا دیا ہو۔ لیکن ان کا یہ فعل سکھ دھرم کے اصولوں کے سراسر خلاف ہے۔ سکھ گوروؤں کے احکام و ہدایات کے بالکل الٹ ہے۔ اور اس لئے ایک انفرادی غلطی ہے مسلمہ اصول نہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب نے موجودہ سکھ اقوام کی بنیاد ہی اس وجہ سے رکھی تھی۔ کہ وہ ہندوؤں سے سخت متنفر تھے۔ چنانچہ آپ نے خود فرمایا ہے "گورو نانک سے لے کر نو گورو صاحبان نے کوئی نیا مذہب مریادہ نہیں چلائی۔ ایک ہمیں ہندو مذہب سے گلانی ہوئی۔ تو ہم نے تیسرا پنتھ سکھوں کا جاری کیا ہے" (دبجے مکت گوٹکھی صفحہ ۳۳)

اسی طرح آپ نے معین طور پر اپنے سکھوں کو زندگی لحاظ سے ہندوؤں سے الگ کیا۔ اور اس بارہ میں کئی ہدایات ان کے لئے نافذ فرمائی ہیں۔ آج ہندو اور سکھوں کا کھانا پینا۔ اور بیاہ شادی اکٹھا ماننے والے غور کریں۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب نے سکھوں کو ہدایت فرمائی ہے۔ کہ "ناطہ گورو کے سکھ نال کرے" رہت نامہ بھائی چوپا سنگھ۔ گورمت سدھاکر صفحہ ۴۹۸

پھر فرمایا:۔

سکھ کو سکھ لڑکی دئی سدھا سدھا حاصل جاوے دئی بھاونی کو ستار ہے سو کھا اکا ہونے کرے (رہت نامہ بھائی چوپا سنگھ وگورمت سدھاکر صفحہ ۵۰۴) یعنی سکھ لڑکی کا رشتہ سکھ کو دینے سے امرت امرت سے مل جاتا ہے۔ لیکن سر منڈانے والوں سے (یعنی ہندوؤں وغیرہ سے) سکھ لڑکی کا رشتہ کرنا ایسا ہے جیسا سانپ کے منہ میں امرت ڈالنا۔

پھر آپ کا حکم ہے۔ کہ "ان امرتیئے (جس نے امرت نہ چکھا ہو) ان متیئے (غیر سکھ) اور من بھتیئے (خود پسند) سے جو سکھ میل رکھے۔ اور رشتہ ناطہ کرے وہ تنخواہیا (مجرم) ہے۔ خالصہ رہت پرکاش صفحہ ۱۶۔ بلکہ سکھ دھرم میں تو یہاں تک حکم ہے۔ کہ "لڑکی کو مارے یا سونے ان متی (غیر مذاہب والے) کو لڑکی کا رشتہ دیوے۔ وہ خالصہ دھرم سے تپت سمجھا جاتا ہے"۔ (خالصہ رہت پرکاش صفحہ ۲۴)

باقی رہا کھانا پینا اکٹھا ہونا۔ تو اس کے بارہ میں سکھوں کو ہدایت ہے۔ کہ "رسوئیا سکھ رکھا جائے"۔ (رہت نامہ چوپا سنگھ) پھر حکم ہے۔ کہ موتے کا اہار نہ کرے۔ یعنی غیر سکھ کا کھانا نہ کھائے"۔ (گورو پرتاپ سورج گرنتھ رت ۳ انسو ۵۰ صفحہ ۵۱۹۹) پھر لکھا ہے۔ کہ لنگر میں گوبر نہ جلائے نہ گوبر کا چوکا دے۔ (رہت نامہ چوپا سنگھ)

"جھوٹھے چونکے نانکا سچا ایکو سوئے" (محلہ ۳ صفحہ ۱۰۹) پھر لکھا ہے۔ کہ گوبر چوٹھا چونکا جھوٹھا جو کچھی دینی کار (کبیر صفحہ ۱۱۹۵) اور ان سب بڑھ کر گورو گوبند سنگھ صاحب کی ایک واضح ہدایت موجود ہے۔ آپ نے بعض ہندو راجوں کو ایک خط لکھا تھا۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ:۔ "اگر تم ہم سے میل کرنا چاہتے ہو۔ تو امرت چکھ کر سنگھ بن جاؤ۔ جس پر تمام خالصہ پنتھ آپ کو اپنا مکھیا (سردار) تسلیم کر لے گا۔ اور تمہارے پیچھے چلے گا۔ جس کے نتیجہ میں تم آزادانہ حکومت کر سکو گے۔ بغیر سنگھ سجنے تم سے اور کسی طرح بھی خالصہ میل نہیں کر سکتا۔ (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۱۳)

علاوہ ازیں گورو نانک صاحب نے بھی فرمایا ہے۔ کہ:۔ "نال کراڑاں دوستی کوڑے کوڑی پلے" (محلہ صفحہ ۱) یعنی ہندوؤں کے ساتھ دوستانہ تعلقات کبھی مفید نتائج پیدا نہیں کر سکتے۔

پس اگر آج ہندو اور سکھ ملتے ہیں۔ تو اس طرح ملیں۔ جس طرح سیاسی اغراض نے ہندوؤں کو اچھوتوں کے قریب کر دیا ہے۔ اور وہ انہیں اپنا انگ ظاہر کر رہے ہیں۔ لیکن یہ کہنا۔ کہ دونوں کا بنیادی کلچر ایک ہے۔ صحیح نہیں۔ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ سکھ گوروؤں نے کسی غیر سکھ سے تمدنی تعلقات کی سخت ممانعت کی ہے۔ حتیٰ کہ اگر سکھ اپنے مذہبی اصول پر چلیں تو وہ ہندوؤں کے ہاتھ کا کھانا پی بھی نہیں سکتے۔ چہ جائیکہ ان کے ساتھ رشتہ داری کے تعلقات قائم کر سکیں۔

دراصل جس طرح ہندوؤں میں سے آئے ہوئے عیسائی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ عیسائیوں کو ہندوؤں کے قریب کر دیا جائے۔ اسی طرح ہندوؤں میں سے آئے ہوئے بعض سکھ بھی اپنے طبعی میلانات کی وجہ سے دونوں کو ایک دوسرے میں مدغم کر دینا چاہتے ہیں۔ اور اگر ہم غلطی نہیں کرتے۔ تو ماسٹر تارا سنگھ صاحب بھی ایسے ہی سکھوں میں سے ہیں۔ جو ہندوؤں میں سے نکل کر سکھوں میں ملے ہیں۔ ورنہ ہندوؤں اور سکھوں کا ایک ہونا تو درکنار یہ امر تاریخی طور پر ثابت شدہ ہے۔ کہ سکھ گوروؤں کی مخالفت سب سے زیادہ ہندوؤں نے ہی کی ہے۔ اور وہ مسلمان فرمانرواؤں کے پاس ان کی شکایات لے کر جاتے رہے ہیں۔ اس بارہ میں بعض تاریخی شواہد دوسری قسط میں پیش کئے جائیں گے۔

عملُ التّرب یعنی علمِ توجہ یا مسمریزم

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام اس عمل کی بابت ازالہ اوہام میں موجود ہے ھٰذا ھُوَ التّربُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۔ اس الہام اور اس کے ساتھ جو مضمون ہے۔ اس کی روشنی میں یہ نظم کہی گئی ہے۔ اس نظم کے وزن میں کہیں اگر کھٹکو گے۔ تو یاد رکھیں کہ ہر مصرعہ کا وزن ہے مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ ۔ یا اردو میں جادوگری جادوگری جادوگری)

گدی نشیں چشتی نظامی - قادری
صوفی مشائخ - پیر - اور جوگی بھی
جادوگرانِ حضرتِ موسیٰؑ نبی
عیسیٰؑ پیمبر - اور حواری - سامری
دیتے توجہ سے شفا تھے وہ کبھی
ظاہر کبھی کرتے تھے کچھ جلوہ گری
کہتے ہیں اس کو مسمریزم - مغربی
یا طبِّ رُوحانی - ہمارے مشرقی

الہام شد از کردگارِ بیچگون
"ھٰذا ھُوَ التّربُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُوْنَ"

قوت نہیں یہ رُوح کے انوار کی
طاقت ہے یہ سب انسان کے اعصاب کی
رُوحانیت اس میں نہیں ہرگز کوئی
ملتی نہیں کچھ وصلِ حق کی چاشنی
عیسائی - بدھ - برہمو - ہریجن - مولوی
ہندو - یہودی - دہریہ - سکھ - احمدی
جو بھی کرے گا مشق - بن کر محنتی
اس کو ملے گی کامیابی - برتری

الہام شد از کردگارِ بیچگون
"ھٰذا ھُوَ التّربُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُوْنَ"

برکات ہیں اسلام کے کچھ اور ہی
عرفانِ حق - عشقِ خدا - خُلقِ نبیؐ
الہام - غلبہ - استجابت - یاوری
عامل کی یاں مردود ہے سب ساحری
ہو جیسے پیشہ علم و طاقت کا کوئی
تقریر بازی - پہلوانی - زرگری
ویسا ہی پیشہ یہ بھی ہے اک دُنیوی
جس میں نہیں کچھ رُوح کی پاکیزگی

الہام شد از کردگارِ بیچگون
"ھٰذا ھُوَ التّربُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُوْنَ"

نَیر القروں میں سحر کی بدعت نہ تھی
پر فیج اعوج نے یہ گڑبڑ ڈالدی
بنتا نہیں اس رہ سے کوئی متقی
ہے یاں نحوست - زر پرستی - تیرگی
اُستاد بن سکتا ہے اک اوباش بھی
مذہب بری اس سے - یہ مذہب سے بری
حاصل نہ ہو جب آسمانی روشنی
سفلی عمل پھر کیوں کرے مومن کوئی

الہام شد از کردگارِ بیچگون
"ھٰذا ھُوَ التّربُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُوْنَ"

کہتے ہیں اس بارے میں یوں احمدؐ نبی
اسلام نے اس کی نہیں تائید کی
حق نے ہمیں اک وحی کی اور ساتھ ہی
دل میں مرے اس کی کراہت ڈالدی
پر مشق کرتا میں اگر اس بات کی
حیران رہ جاتے مسیحِ ناصری
احمدؐ کے آگے چل سکے کب ساحری
قرآں کے آگے نبھ سکے کیا شاعری

الہام شد از کردگارِ بیچگون
"ھٰذا ھُوَ التّربُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُوْنَ"

میرے خدا یہ عرض ہے تجھسے مری
نیت مری ہرگز نہ تھی توہین کی
مجبور تھے اس امر میں ایسے نبی
ساحر پہ دے ماریں اسی کی ساحری
تُو نے دُعا جیسی جو نعمت ہم کو دی
رُوحانیت کی کان گویا مل گئی
کر ہم کو اس ہتھیار سے ایسا قوی
ساحر نہ تا پھیلا سکے بھسمگری

الہام شد از کردگارِ بیچگون
"ھٰذا ھُوَ التّربُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُوْنَ"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فراہمی گندم کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

قادیان میں باوجود فصل پر کافی مقدار گندم خریدنے کے بعض لوگوں کو گندم نہ ملنے کی دقت پیش آرہی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ پر بعض دوستوں نے بتایا تھا۔ کہ ہم نے آپ کی تحریک پر ضرورت سے زیادہ گندم محفوظ کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ لائل پور۔ سرگودھا (اس ضلع نے پہلے بھی کافی گندم مہیا کی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء) منٹگمری۔ ملتان۔ شیخوپورہ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء (نئی گندم کے نکلنے کے وقت) تک کے خرچ کے مطابق گندم رکھ کر باقی گندم کا اندازہ کرکے مجھے اطلاع دیں۔ اور قیمت کا بھی۔ نیز جو خرچ وہاں سے قادیان لانے کا ریل کا پڑتا ہو۔ تا کہ اگر خرچ مناسب ہو۔ تو گندم کے منگوانے کا انتظام کیا جاسکے۔

گورمکھی میں قرآن کریم کے ترجمہ کے لئے والئے بھوپال کا عطیہ

معلوم ہُوا ہے کہ ہز ہائی نس والئے بھوپال نے قرآن کریم کے گورمکھی ترجمہ کے جدید ایڈیشن کے لئے مبلغ پانچ ہزار روپیہ کا عطیہ جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کو دیئے جانے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ جناب شیخ صاحب کو والئے بھوپال کے اس عطیہ سے گورمکھی دان طبقہ کو قرآن پاک کی مقدس تعلیم سے آگاہ کرنے میں بہت زیادہ سہولت حاصل ہو جائیگی جس کے نتیجہ میں ملکی فضا پر بہت خوشگوار اثر پڑے گا۔

عاجزانہ درخواستِ دُعا

میرے ماموں زاد بھائی عزیزم مولوی محمد الدین صاحب مولوی فاضل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حکم کے ماتحت مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے وسط نومبر ۱۹۴۲ء میں قادیان سے روانہ ہوئے تھے۔ اور جیسا کہ احباب الفضل میں پڑھ چکے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں اطلاع موصول ہوئی۔ کہ جس جہاز میں مولوی صاحب موصوف جارہے تھے وہ دشمن کی کارروائی سے ڈوب گیا۔ اور مولوی صاحب اب تک لاپتہ ہیں۔ اس وحشتناک خبر پر ایک ماہ گزر چکا ہے۔ مگر ابھی تک عزیزم مولوی محمد الدین صاحب کا کوئی پتہ نہیں ملا۔ مولوی صاحب کے والد ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب پنشنر۔ دادا صاحب اور جملہ بھائی اور بیوی بے چینی کی حالت میں ہیں۔ احباب سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس مجاہد بھائی کی سلامتی اور خیریت کے لئے دعا فرمائیں۔ اگرچہ ظاہری سامان قریباً مفقود ہیں۔ مگر خدائے ذوالعجائب اگر چاہے۔ اور مجاہد ابھی اس سے مزید خدمت دین لینے کا ارادہ فرمائے تو وہ ہر حال میں اپنے بندہ کو زندہ وسلامت بچا سکتا ہے۔ پس احباب اس الحی القیوم اور قادر مطلق خدا سے عزیز مولوی محمد الدین صاحب کی عافیت وسلامتی کی دُعا فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اٹھاون ۵۸ سال قبل کے مکتوبات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۵ء میں بعض مکتوبات پنڈت لیکھرام آریہ کے خطوط کے جواب میں رقم فرمائے تھے۔ جو ان کے مجموعہ تالیفات یعنی کلیات آریہ مسافر میں درج ہیں۔ جہاں سے انہیں نقل کر کے شائع کیا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مطبوعہ خط کے ذریعہ غیر مذاہب کے لیڈروں کو دعوت دی تھی۔ کہ وہ نشان نمائی کے لئے میرے پاس آئیں۔ تو میں انہیں صداقت اسلام کے نشان دکھا سکتا ہوں۔ اس پر پنڈت لیکھرام نے بھی حضور علیہ السلام کو خط لکھا تھا۔ کہ میں نشان دیکھنا چاہتا ہوں۔ یہ خطوط اسی سلسلہ میں لکھے گئے ہیں۔ خاکسار ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف قادیان۔

نمبرا - از عائذ باللہ الصمد غلام احمد بطرف پنڈت لیکھرام صاحب۔ بعد ما وجب آپ کا خط ملا۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ خط مطبوعہ مطبع مرتضائی لاہور میرے مطالعہ سے گزرا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ ابھی تک وہ خط آپ نے مطالعہ نہیں کیا۔ کیونکہ تحریر آپ کی شرائط مندرجہ خط مذکورہ بالا سے بکلی برعکس ہے۔ اول اس عاجز نے اپنے خط مطبوعہ کے مخاطب وہ لوگ ٹھہرائے ہیں۔ کہ جو اپنی قوم میں معزز علماء اور مشہور اور مقتدا ہیں۔ جن کا ہدایت پانا ایک گروہ کثیر پر مؤثر ہو سکتا ہے۔ مگر آپ اس حیثیت اور مرتبہ کے آدمی نہیں ہیں۔ اور اگر میں نے اس رائے پر غلطی کی ہے۔ اور آپ فی الحقیقت مقتدا و پیشوائے قوم ہیں۔ تو بہت خوب ہیں زیادہ تر آپ کو تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ صرف اتنا کریں کہ پانچ آریہ سماج ہیں (۱) آریہ سماج قادیان (۲) آریہ سماج لاہور (۳) آریہ سماج پشاور (۴) آریہ سماج امرتسر (۵) آریہ سماج لدھیانہ میں جس قدر ممبر ہیں۔ سب کی طرف سے ایک اقرار نامہ حلفاً اس مضمون کا پیش کریں۔ کہ جو پنڈت لیکھرام صاحب ہم سب لوگوں کے مقتدا اور پیشوا ہیں۔ اگر اس مقابلہ میں مغلوب ہو جاویں گے۔ اور کوئی نشان آسمانی دیکھ لیں گے۔ تو ہم سب لوگ بلاتوقف مشرف باسلام ہو جائیں گے۔ پس اگر آپ مقتدائے قوم ہیں۔ تو ایسا اقرار نامہ پیش کرنا آپ پر کچھ مشکل نہ ہوگا۔ بلکہ تمام لوگ آپ کا نام سنتے ہی اقرار نامہ پر دستخط کر دیں گے۔ کیونکہ آپ پیشوائے قوم جو ہوئے لیکن اگر آپ اپنا مقتدائے قوم ہونا ثابت نہ کر سکیں اور ایسا اقرار نامہ مرتب کر کے دو ہفتہ تک میرے پاس نہ بھیجدیں۔ تو آپ ایک شخص عوام الناس سے سمجھے جائیں گے جو قابل خطاب نہیں۔ یہ بات آپ پر واضح رہے۔ کہ اس معاملہ میں خط مطبوعہ میں شرط یہی درج ہے۔ کہ مقتدائے قوم ہو۔ (دیکھو سطر دہم خط مطبوعہ) اب مقتدا ہونا بجز مقتدیوں کے اقرار کے کیونکر ثابت ہو۔ اور یہ بات کہ ہم نے اپنے خط میں یہ شرط لازمی کیوں رکھی۔ کہ شخص ممتحن مقتدائے قوم ہو۔ عوام الناس سے نہ ہو۔ اس شرط کی وجہ یہ ہے۔ کہ عوام الناس میں سے کسی کو مغلوب اور قائل کرنا دوسروں پر مؤثر نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے شخص کے تجربہ کے خواص لوگ سادہ لوحی اور علامت بے تمیزی پر حمل کرتے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ کوئی گروہ اس کا اتباع کر کے راہ راست پر آئے۔ حق کی ہدایت یابی کو کسی غرض نفسانی پر مبنی سمجھ لیتے ہیں۔ ماسوا اس کے ان خطوط مطبوعہ کے بھیجنے سے میری غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک قسم پر حجت پوری ہو کر حصہ پنجم میں اس اتمام حجت کا حال درج کیا جائے لیکن ایک عامی آدمی کے قائل اور مسلمان ہو جانے سے قوم پر کیونکر حجت پوری ہو جائے گی۔ عامی کا عدم خوم کے نزدیک برابر ہے۔ کیا اس جگہ کے بعض آریہ سماج کے ممبروں کی شہادت سے جنہوں نے بچشم خود بعض نشانوں کو دیکھا ہے آپ لوگ مسلمان ہو سکتے ہیں۔ تو پھر کیونکر امید رکھیں کہ آپ کی شہادت قوم پر مؤثر ہو گی۔ حالانکہ آپ قادیان کے بعض آریوں سے جنہوں نے بعض نشانوں کو مشاہدہ کیا ہے حیثیت اور عزت اور لیاقت میں زیادہ نہیں ہیں۔ بہرحال ہم کو اس خط مطبوعہ پر عمل کرنا لازم ہے جس کو آپ بنظر سرسری دیکھ چکے ہیں۔ اگر قوم کے مقتدا مخاطب ہونے کے لئے مخصوص نہ ہوں۔ تو یہ سلسلہ قیامت تک ختم نہ ہو گا۔ مناسب ہے کہ آپ بہت جلد اس کا جواب لکھیں۔ کیونکہ اگر آپ مقتدائے قوم کے قرار پا گئے۔ تو دوسرے مراتب اس کے بعد طے ہوں گے اور جو مبلغ دو سو روپیہ ماہواری کے حساب سے دو ہزار چار سو روپیہ سال بصورت مغلوبیت دینا تجویز کیا ہے یہ بھی اسی لحاظ یعنی مقتدائے قوم کی وجہ سے قرار پایا ہے۔ خواہ وہ مقتدا تمام روپیہ آپ رکھے۔ یا قوم جو اقرار نامہ پر دستخط کریں گے اپنے حصہ ٹھہرا لیں۔ اب خلاصہ کلام آپ یہ یاد رکھیں۔ کہ ہم نے تین ماہ تک حصہ پنجم کا چھپنا ملتوی کر کے ہر ایک قوم کے سرگروہ کو خطوط مطبوعہ بصیغہ رجسٹری بھیجے ہیں۔ کیونکہ قوم کے سرگروہ کل قوم کا حکم رکھتے ہیں۔ عوام الناس سے ہم کو کچھ سروکار نہیں۔ اور نہ اس طور سے بحث کا سلسلہ کبھی ختم ہو سکتا ہے۔

جو شخص ہمارے مقابل پر آنا چاہے (آپ ہوں یا کوئی اور ہو) اول اس کو یہ ثبوت دینا چاہیئے۔ کہ در حقیقت وہ مقتدائے قوم ہے۔ اور اس کی قوم کے لوگ اس بات پر مستعد ہیں۔ کہ اس کے قائل اور اقراری ہو جانے سے بلاحجت و حیلہ دین اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ سو مناسب ہے۔ کہ آپ بھی کوشش کر کے پانچوں آریہ سماج کے جس قدر ممبر ہوں۔ ان سے حلفاً اقرار نامہ لے لیں۔ اور نام بنام ان سے دستخط کرائیں۔ اور اس اقرار نامہ پر دس یا بیس متفقہ مسلمانوں اور بعض پادریوں کے دستخط بھی ہوں۔ تاکہ وہ اقرار نامہ مع آپ کے اقرار اور ہمارے اقرار کے چند اخباروں میں چھپوایا جاوے۔ لیکن جب تک آپ اس طور سے اپنا سرگروہ ہونا ثابت نہ کریں۔ تب تک آپ عوام الناس میں سے محسوب ہوں گے ہمارے خط کو غور سے دیکھو اور اس کے منشاء کے مطابق قدم رکھو۔ ان خطوط سے اصل مطلب تو ہمارا یہی تھا کہ قوموں کے سرگروہوں کو قائل یا لاجواب کر کے کل قوموں پر (ہندو ہوں یا عیسائی) اتمام حجت کیا جائے۔ پس جو لوگ سرگروہ ہی نہیں۔ ان کے لاجواب یا قائل کرنے سے ہمارا مطلب کیونکر پورا ہو گا۔ اور حصہ پنجم کے چھپنے کی کب نوبت آئے گی۔ اور اگر خدا توفیق دیوے تو اپنے آریہ بھائیوں کی شہادت کو ہی کافی سمجھو۔ کیونکہ وہ بھی آخر تمہارے ہی بھائی ہیں۔ والدعا

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۱۳ اپریل ۱۸۸۵ء

نمبر ۲ - مشفق پنڈت لیکھرام صاحب۔ بعد ما وجب۔ آپ کا خط مرقومہ ۹ اپریل ۱۸۸۵ء مجھ کو ملا۔ آپ نے بجائے اس کے کہ میرے جواب پر انصاف اور صدق سے غور کرتے۔ ایسے الفاظ دور از تہذیب و ادب اپنے خط میں لکھے ہیں۔ جو میں خیال نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی مہذب آدمی کسی سے خط و کتابت کر کے ایسے الفاظ لکھنا روا رکھے۔ پھر آپ نے اپنے اسی خط میں ہنسی اور تمسخر کی راہ سے دین اسلام کی نسبت توہین اور ہتک کے کلمات تحریر کئے ہیں۔ اور بغیر سوچے سمجھنے کے ہجو ملیح کی طرح مکروہ اور نفرتی باتوں کو پیش کیا ہے اگرچہ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپ کس قدر طالب حق ہیں۔ لیکن پھر بھی میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کی سخت اور بدبودار باتوں پر صبر کر کے دوبارہ آپ کو اپنے منشاء سے مطلع کروں۔ کیونکہ یہ بھی خیال گزرتا ہے۔ کہ شاید آپ نے میرے پہلے خط کو غور سے نہیں پڑھا۔ صاحب میں نے جو پہلے خط میں لکھا تھا۔ اس کا خلاصہ مطلب یہی ہے جواب یہ گزارش کرتا ہوں یعنی ان دنوں میں اتمام حجت کی غرض سے میں نے یہ مناسب سمجھا۔ کہ سات سو خط چھپوا کر ان مخالفین مذہب کی طرف روانہ کروں۔ جو اپنی اپنی قوم کے سرگروہ اور میر مجلس ہیں۔ اور یہ قرار پایا۔ کہ چونکہ ہر ایک قوم میں اوسط اور ادنے درجہ کے آدمی ہزارہا بلکہ لکھوکھہا ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ مناسب ہے۔ کہ یہ خطوط مطبوعہ ان چیدہ چیدہ اور اعلیٰ درجہ کے لوگوں کی طرف روانہ کئے جائیں۔ کہ جو خواص اور قلیل الوجود آدمی ہیں۔ پھر ساتھ ہی یہ بھی سوچا گیا۔ کہ ایسے لوگ اگر قادیان میں ایک برس تک ٹھہرنے کے لئے بلائے جائیں تو ان کی دنیوی عزت اور آمدنی کے لحاظ سے ۲۰۰ ماہواری ان کے لئے شرط مقرر کرنا مناسب ہو گا۔ کیونکہ یہ خیال کیا گیا کہ وہ لوگ جس قدر اپنے اپنے مکانات میں بذریعہ نوکری یا تجارت وغیرہ وجوہ معاش حاصل کرتے ہیں۔ وہ غالباً اسی اندازہ کے قریب قریب ہو گا۔ غرض جو ۲۰۰ روپیہ کی رقم تجویز کی گئی وہ بنظر اندازہ وجوہ معاش ان اعلیٰ درجہ کے سرگروہوں کی مقرر ہوئی۔ تا وہ لوگ یہ عذر پیش نہ کریں۔ کہ قادیان میں ٹھہرنے سے ہمارا ۲۰۰ روپیہ ہرج ہوتا ہے۔ اور اسی غرض سے خطوط مطبوعہ میں یہ بھی اندراج پایا۔ کہ اگر ۲۰۰ ماہواری کسی صاحب کی حیثیت دنیوی سے کم ہو۔ تو جہاں تک ممکن ہو۔ ان کو ۲۰۰ روپیہ سے کچھ زیادہ دیا جائے گا۔ اب آپ جو تحریر فرماتے ہیں۔ کہ وہ ۲۰۰ روپیہ کہ جو اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے بلحاظ حیثیت دنیوی ان کے مطبوعہ خطوط میں اندراج پایا ہے۔ اسی قدر روپیہ ملنے کی شرط سے میں قادیان میں آتا ہوں۔ سو آپ خود انصاف فرما لیویں۔ کہ آپ کیونکر اسی قدر روپیہ پانے کی شرط کر سکتے ہیں۔ ہاں اگر آپ کسی جگہ ۲۰۰ روپیہ ماہواری پاتے ہیں تو پھر اس صورت میں مجھ کو کسی طور سے عذر نہیں ہے۔ آپ مجھ پر یہ ثابت کر دیں کہ میں اسی حیثیت کا آدمی ہوں۔ اور اگر ایسا ثابت نہ کریں تو پھر آپ کے لئے یہ منظور کرتا ہوں۔ کہ جس قدر آپ نوکری کی حالت میں تنخواہ پاتے رہے ہیں۔ وہی تنخواہ حسب شرائط متذکرہ خطوط مطبوعہ آپ کو دوں گا۔ لیکن آپ خود انصاف کر لیویں۔ کہ جو تنخواہ اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے ان کی ماہواری آمدنی کے لحاظ سے اور ان کے مرتبہ کثیرہ کے خیال سے خطوط مطبوعہ میں لکھی گئی ہے۔ وہ کیونکر ان لوگوں کو دی جائے۔ جو اس درجہ کے آدمی نہیں ہیں اور اگر ہر ایک ادنے و اعلیٰ کے لئے ۲۰۰ روپیہ ماہواری دینا تجویز کر دوں تو اس قدر روپیہ کہاں سے لاؤں۔ آپ تحکم کی راہ سے کلام نہ کریں۔ اور جو میں نے خطوط کے چھاپنے کے وقت انتظام کیا ہے۔ اسکو خوب سوچ لیں۔ اور میرے نزدیک بہتر یہ ہے۔ کہ آپ دو تین روز کے لئے قادیان میں آ جائیں۔ اور بالمواجہ گفتگو کر کے اس بات کا تصفیہ کریں۔ مجھے یہ بھی منظور ہے کہ دو تین شریف اور معزز آریہ جیسے منشی جیونداس لاہور میں ہیں۔ وہ مجھ سے ملاقات کر کے جو اس بارہ میں تصفیہ کریں وہی قرار پا جائے۔ میں ناحق کی ضد کرنا نہیں چاہتا۔ نہ کوئی حیلہ بہانہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ غور سے میرے خط کو پڑھیں۔ اور یہ جو آپ نے اپنے خط کے آخر پر لکھ دیا ہے کہ قادیان کے آریہ لوگوں سے آپ کی کراماتی مایہ کی قلعی کھل چکی ہے۔ یہ الفاظ بھی منصفین کے سامنے پیش کرنے کے لائق ہیں۔ جس حالت میں قادیان کے بعض آریہ جو میرے پاس آمد و رفت رکھتے ہیں۔ اب تک زندہ موجود ہیں۔ اور اس عاجز کے نشانوں اور خوارق کے قائل اور مقر ہیں۔ تو پھر نہ معلوم کہ آپ نے کہاں سے اور کس سے سن لیا۔ کہ وہ لوگ منکر ہیں۔ اگر آپ راستی کے طالب تھے تو مناسب تھا۔ کہ آپ قادیان میں آ کر میرے روبرو اور میرے مواجہ میں ان لوگوں سے دریافت کرتے۔ تا جو امر حق ہے آپ پر واضح ہو جاتا۔ مگر یہ بات کس قدر دیانت اور انصاف سے بعید ہے۔ کہ آپ دور بیٹھے قادیان کے آریوں پر ایسی تہمت لگا رہے ہیں۔ ذرا آپ سوچیں کہ جس حالت میں میں نے انہیں آریوں کا نام حصہ سوم و چہارم میں لکھ کر ان کا شاہد خوارق ہونا حصص مذکورہ میں درج کر کے لاکھوں آدمیوں میں اسم ...

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے متعلق اللہ تعالیٰ کے وعدے

اور غیر مبایعین

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ۱۵ جنوری ۱۹۴۳ء کے خطبہ جمعہ میں بیان کیا ہے:۔

"دولت۔ صنعت و حرفت جتھا۔ عہدے مرتبے سب کچھ قادیان میں موجود ہے۔ ہاں دنیا حاصل کرنا بھی خوشی کی بات ہے۔ دکان ابو الہاشم صالحا۔ میاں صاحب ایک صالح انسان کی اولاد ہیں۔ اگر خدا نے ان کو مال و دولت دی تو صالح باپ کی وجہ سے۔ وہ بڑا عظیم الشان صالح تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق دولت دی ہے"

(پیغام صلح ۲۱ جنوری ۱۹۴۳ء صفحہ ۴)

مندرجہ بالا الفاظ میں جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کو دنیوی مال و دولت کا خدا کے وعدوں کے مطابق ملنا مانتے ہیں۔ لیکن وہ اس امر سے انکار نہیں کر سکتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے جو دعائیں فرمائی ہیں۔ اور جن کی قبولیت کے متعلق جناب مولوی محمد علی صاحب نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے موجود ہونے کا اقرار کیا ہے۔ وہ دینی و دنیوی دونوں قسم کی دولت کے لئے ہیں۔ بلکہ حضور علیہ السلام نے مقدم طور پر اپنی اولاد کے لئے دینی دولت پاکیزگی۔ تقویٰ طہارت وغیرہ کی دعائیں مانگی ہیں جن کی قبولیت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جب مولوی صاحب کو تسلیم ہے۔ کہ دنیوی دولت ملنے کے جو وعدے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے تھے وہ پورے ہو گئے ہیں تو وہ بتائیں کہ دینی دولت کے متعلق جو وعدے تھے۔ وہ کیوں پورے نہیں ہوئے۔ بہ ذیل میں حضور علیہ السلام کی بعض دعائیں اپنی اولاد کے متعلق درج کی جاتی ہیں۔ جن میں حضور علیہ السلام اپنی اولاد کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں:۔

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

پھر فرماتے ہیں:۔

شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو
جاں پر ز نور رکھیو دل پر سرور رکھیو
ان پر میں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
میری دعائیں ساری کریو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
تخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
یہ تینوں تیرے بندے رکھیو نہ ان کو گندے
کر ان سے دور یا رب دنیا کے سارے پھندے
چنگے رہیں ہمیشہ کر یو نہ ان کو مندے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اے میرے دل کے پیارے اے مہرباں ہمارے
کر ان کے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے
یہ فضل کر کہ ہوویں نیکو گہر یہ سارے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اے میرے جاں کے جانی اے شاہ دو جہانی
کر ایسی مہربانی ان کا نہ ہووے ثانی
دے بخت جاودانی اور فیض آسمانی
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
سن میرے پیارے باری میری دعائیں ساری
رحمت سے ان کو رکھنا میں تیرے منہ کے واری
اپنی پناہ میں رکھیو سن کر یہ میری زاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اے واحد یگانہ اے خالق زمانہ
میری دعائیں سن لے اور عرش تک پہنچانا
تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر
یہ ہادئ جہاں ہوں یہ ہوویں نور یکسر
یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہوویں مہر انور
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

پھر اس دعا کے بعد بشیر احمد شریف احمد مبارکہ کی آمین کے موقعہ پر اولاد کے بارہ میں خدائی وعدوں اور بشارات اور مخالفوں کی رسوائی کا ذکر کرتے ہوئے حضور ارشاد فرماتے ہیں:

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ان اشعار سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضور کی ساری اولاد کے بارہ میں عموماً اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی نسبت خصوصاً حضور علیہ السلام کی ان دعاؤں کی قبولیت کی بشارت دی گئی تھی۔ اور ان میں اس امر کی بھی تصریح موجود ہے۔ کہ حضور کی اولاد خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو جہاں خدا تعالیٰ دولت دے گا۔ وہاں مقدم طور پر حضور کو دین دینے کا وعدہ ہے۔ پس اگر مولوی صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام صادق ہیں۔ تو ماننا پڑیگا کہ حضور کی اولاد کو دینی دولت سے بھی مالا مال ہے جہاں حضور کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے بقول مولوی محمد علی صاحب اپنے وعدے کے مطابق دولت دی ہے۔ وہاں ساتھ ہی انکا دین۔ رشد۔ ہدایت۔ عمر۔ شیطان سے دور۔ دین کے قمر۔ اہل وقار۔ فخر دیار۔ حق پر نثار۔ مولیٰ کے یار وغیرہ وعدوں کا صادر ہونا بھی ان کو تسلیم کرنا پڑیگا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "خبر تو نے یہ مجھ کو بارہا دی" پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک ہی جگہ بیان کردہ بلکہ ایک ہی مصرع والے وعدے میں "ان کو دین و دولت" میں سے دوسرے حصہ کا پورا ہونا جناب مولوی محمد علی صاحب اپنے خطبہ میں تسلیم فرما چکے ہیں تو اس سے پہلے وعدہ کا پورا ہونا انکو بدرجہ اولیٰ ماننا پڑے گا۔ ورنہ ان کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی [illegible]

تحریک جدید سال نہم میں بیرون ہند کے شاندار وعدے

اب نواں سال شروع ہے۔ تحریک جدید سال نہم میں وعدہ کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ہے۔ وہ خط جن پر یکم فروری کی مہر ہوگی منظور کئے جائیں گے۔ بیرون ہند کے احباب کیلئے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ہے۔ بیرون ہند کی جن جماعتوں اور افراد میں حضور ایدہ اللہ کا خطبہ پہنچ رہا ہے۔ اور مخلصین ہند شاندار قربانی اپنے امام کے حضور پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ٹانگا مشرقی افریقہ سے چوہدری مختار احمد صاحب ایاز حضور کی خدمت میں اطلاع دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب بڑھ چڑھ کر وعدے لکھا رہے ہیں۔ انشاء اللہ سال نہم سے نمایاں اضافہ کے ساتھ وعدے حضور کے پیش ہوں گے۔ اس وقت تک ۸۰۰/- شلنگ کے وعدے لکھے جا چکے ہیں۔ انشاء اللہ تین ہزار شلنگ سے اوپر وعدے ہوں گے یعنی گزشتہ سال سے پچاس فیصدی زیادہ

اسی طرح عبد الکریم صاحب ڈار مشرقی افریقہ نے اپنا وعدہ ایک سو آٹھ اور ساڑھے آٹھ شلنگ کرتے ہوئے اپنے مرحوم بچے غلام احمد کی طرف سے دس سال کا چندہ ۸۱ شلنگ کا وعدہ کیا۔ ڈاکٹر بشیری صاحب عدن سے ۵۲/۴ کا وعدہ بذریعہ تار حضور کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے رقم بھی بھیج رہے ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن نے خطبہ پڑھنے سے پہلے ۲۵/- روپیہ کا وعدہ کیا تھا۔ اب خطبہ حضور کا پڑھ کر ۵۰/- کا اضافہ کر کے ۳۰۶/- روپیہ کی رقم ادا کریں گے ڈاکٹر محمد شاہ نواز خانصاحب آف سنگاڈھی نو سا فیصدی اضافہ کے ساتھ ۹۸۶/- شلنگ سال نہم میں ادا کریں گے۔ چوہدری عبد الستار خانصاحب آف سٹرڈرعہ سمندر پار سے حضرت کے حضور لکھتے ہیں۔ ہم پانچ چھ احمدی اکٹھے رہتے اور نماز جمعہ اکٹھے ہو کر پڑھتے ہیں سال نہم کا خطبہ آج کے جمعہ میں سنایا گیا۔ وعدوں کی فہرست یہ ہے۔ بھائی امام الدین صاحب بجرات سال ششم ۱۲/۷ - نہم ۲۰/۴ - نذیر احمد صاحب آف قادیان ۵/۷ - ۵۰/ ؛ عبد الستار خانصاحب آف سٹرڈرعہ ۷/- - ۴۰/ ؛ ملک ظفر الحق صاحب آف پشاور ۲۷/۲ - ۶۸/۰ ؛ صوفی محمد صاحب آف قادیان ۳۰/ - ۴۰/ ؛ اس فہرست سے ظاہر ہے کہ احباب نے نمایاں اضافہ کرتے ہوئے ایک ایک ماہ کی آمد دینے کی کوشش کی ہے اور تمام احباب ۳۱ مارچ تک ادائیگی کر دیں گے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۳۵۷:۔ منکہ امۃ العزیز بنت خلیفہ عبد الرحیم صاحب قوم مغل عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جموں (توی) ڈاکخانہ خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ 12/42 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرے زیورات میں ایک انگوٹھی قیمت اندازاً سولہ روپیہ اور کانٹے ایک جوڑی قریباً بیس روپے ہیں۔ اس کے علاوہ میرے پاس ۳۲ روپے نقد ہیں۔ کل ۶۸ روپے کے 1/8 حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ ۳۶ روپے سالانہ ابا جان سے جیب خرچ ملتا ہے۔ اس آمد کے بھی 1/8 حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں اپنی زندگی میں یا میری وفات پر جو بھی میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ وما توفیقی الا باللہ۔

الامۃ:۔ بقلم خود امۃ العزیز۔
گواہ شد:۔ عبد الرحیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جموں والد موصیہ۔ گواہ شد: عبد المنان برادر موصیہ اسسٹنٹ انجنیئر جموں۔

نمبر ۶۳۸۹:۔ منکہ امۃ الکریم بیگم زوجہ فضل حق صاحب گجراتی آئرن مرچنٹ قوم ہیم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دار البرکات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ 12/42 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ از قسم زرعی و سکنی وغیرہ اس وقت کچھ نہیں۔ اور میری ماہوار آمد بھی کوئی نہیں۔ میری منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ جو مجھے میرے والدین سے ملی ہے۔ پازیب نقری ۳۲ تولہ۔ جھمکر ۱½ تولہ۔ ٹکہ ۱½ تولہ کانٹے۔ چھاپ طلائی ۱½ تولہ ۲ ماشہ قیمتی اندازاً اڑھائی سو روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ ۵۰۰ روپے حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ یعنی کل جائیداد ساڑھے سات سو روپیہ ہے میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس مذکورہ بالا جائیداد 1/10 حصہ کی قیمت اپنی زندگی میں ادا کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو میری جائیداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ ہاں اگر اس جائیداد کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو اس میں سے بھی 1/10 حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو وصول کرنے کا اختیار ہوگا۔ میری یہ وصیت جو میری آخری وصیت ہے ہر طرح صحیح اور قائم رہیگی خواہ میری نعش بہشتی مقبرہ میں دفن ہوسکے یا نہ ہوسکے میں اور میرے ورثاء اس وصیت کے پابند ہونگے۔

الامۃ:۔ امۃ الکریم بیگم بقلم خود۔
گواہ شد:۔ محمد عثمان والد موصیہ ڈیرہ غازیخان حال قادیان
گواہ شد:۔ فضل حق خاوند موصیہ بقلم خود

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۲۵ جنوری۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی طیاروں نے برما میں شنواپو کے ہوائی اڈہ پر حملہ کیا۔ یہ اڈہ مانڈلے سے پچاس میل شمال مغرب میں ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور مقام گاؤنگا پر بھی حملہ کیا گیا۔ یہ جگہ مانڈلے سے ڈیڑھ سو میل مغرب میں ہے۔ اکیاب کے جزیرہ میں بھی بعض دیہات پر حملے کئے گئے۔ اراکان کے ساحل کے ساتھ ساتھ بعض جہازوں پر بم برسائے گئے۔ ان حملوں کے بعد ہمارے سب طیارے واپس آ گئے۔

قاہرہ ۲۵ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی آٹھویں فوج برابر مغرب کی طرف بڑھتی جا رہی ہے۔ اتحادی طیارے ان چھوٹے چھوٹے محوری جہازوں کا شکار کر رہے ہیں۔ جو زوارا کی بندرگاہ سے بچکر نکل جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ بندرگاہ ٹریپولی سے ساٹھ میل مغرب میں ہے ایک ہوائی اڈہ پر بھی بم برسائے گئے۔ کئی جگہ زبردست آگ لگ گئی۔ سسلی کے شمال میں دشمن کے ۲ جہاز کو نشانہ بنایا گیا۔ ایک تو دو ٹکڑے ہو گیا اور دوسرے کو آگ لگ گئی۔ ان کی حفاظت کے لئے جو تباہ کن جہاز تھے ان میں سے بھی ایک پر بم لگا۔ سسلی کے جنوبی ساحل پر بھی حملے کئے گئے۔ ریل کے ڈبوں اور عمارتوں پر سیدھے نشانے لگے۔ ان حملوں کے بعد دو جہاز واپس نہ آ سکے۔ معلوم ہوا ہے کہ رومیل تاحال ٹیونیشیا کے ساحل کے ساتھ ساتھ بھاگ رہا ہے۔ اور قریباً ایک سو میل تک اندر جا چکا ہے۔ وسطی ٹیونیشیا میں ایک اہم پہاڑی پر اتحادی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ پونٹ ڈو فہس اور قیروان کے درمیان محوری فوج نے جو رستہ بنا لیا ہے۔ وہ تاحال اسے جوڑا کرنے کی کوشش میں ہے۔ برطانی فوجیں ٹریپولی کی بندرگاہ کی مرمت کر رہی ہیں۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ شمالی افریقہ میں اب بیزرٹا دشمن کی اہم ترین بندرگاہ ہے۔ اتحادی طیارے اس پر برابر حملے کر رہے ہیں۔ کل رات وہاں کئی جگہ آگ لگ گئی۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ فرانس کے جرمن ملٹری کمانڈر نے حکم دیا ہے کہ مارسیلز کی پرانی بندرگاہ کے رقبہ سے سب لوگ نکل جائیں۔ اسکے نتیجہ میں ۴۲ ہزار لوگوں کو نقل مکانی کرنی پڑے گی۔ کہا گیا ہے کہ یہ انخلاء فوجی ضروریات اور پبلک کی سہولت کے پیش نظر بہت ضروری ہے۔

واشنگٹن ۲۵ جنوری۔ امریکہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ بحرالکاہل میں اب تک جاپان کے ۲۵۸ جہاز تباہ کئے جا چکے ہیں۔ انہی دو بڑے جنگی جہاز ۶ طیارہ بردار ۲۴ کروزر ۲۰ ٹینکر اور ۴۴ تباہ کن جہاز تھے۔ ان کے علاوہ ۱۱۹ کو نقصان پہنچایا گیا۔

ماسکو ۲۵ جنوری۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ روسی فوجیں شمالی کاکیشیا میں برابر بڑھتی جا رہی ہیں اور بعض مزید اہم مقامات پر قابض ہو چکی ہیں۔ ایک جگہ انہوں نے ۲۵ میل پیشقدمی کی۔ ایک فوج اس جگہ تک پہنچ چکی ہے۔ جہاں روستوف جانیوالی بڑی سڑک اور سٹالن گراڈ سے بحیرہ اسود کو جانیوالی ریلوے لائن آکر ملتی ہیں۔

لاہور ۲۵ جنوری۔ پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ چھوٹے سکوں کی نایابی کی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگ انہیں چھپا [illegible] جو [illegible] بعض مقامات پر چھاپے مارے گا [illegible] نتیجہ بہت اچھا ہوا ہے۔ اور ایسے سکوں کی زیادہ مقدار بازار میں آ گئی ہے۔ چھوٹے سکوں کو چھپا کر رکھنے والوں کے متعلق اطلاع دینے والوں کو انعامات دیئے جائینگے۔

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ چاٹگانگ پر کل جو بمباری ہوئی تھی۔ اس کے متعلق انڈین کمانڈ کے تازہ اعلان سے پتہ چلتا ہے کہ دشمن کے چند بمبار جہاز کافی بلندی پر پرواز کر رہے تھے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے جو بم گرائے۔ ان سے شہر کے ایک حصہ میں عمارتوں کو کافی نقصان پہنچایا۔ چند اشخاص زخمی و ہلاک ہوئے۔ رائل ایئر فورس کے ہوائی جہاز مقابلہ کے لئے گئے۔ کافی جھڑپیں ہوئیں۔ ۲ جاپانی جہاز گرا لئے گئے اور باقیوں کو نقصان پہنچایا۔

جموں ۲۴ جنوری۔ آج کل کشمیر میں انتہائی شدت کی سرد ہوا چل رہی ہے۔ وادی میں کئی دفعہ برفباری ہوئی ہے۔ پہاڑیوں میں تو بہت ہی سخت برف پڑی ہے۔ بانہال کا درہ بند ہے اور جموں سرینگر روڈ پر [illegible]

موٹروں وغیرہ کی ٹریفک بھی بند کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ ہندوستان کے متعلق لوگ اطلاعات حاصل کرنے کا جو مطالبہ کر رہے ہیں اس کے پیش نظر برطانیہ کی وزارت اطلاعات نے ایک چھوٹی سی کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام "ہندوستان کے متعلق پچاس حقائق" رکھا ہے۔ حکومت نے کچھ عرصہ ہوا۔ ایک ایسی ہی کتاب نکالی تھی۔ جو عوام کی سخت نکتہ چینی کی وجہ سے واپس لے لی گئی تھی۔

لاہور ۲۴ جنوری۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ پنجاب کے نئے وزیر اعظم کا کام جو بہت زیادہ تھا کم ہو جائے۔ ان کا وہ کام جو وہ وزیر ہونے کی صورت میں کرتے۔ دوسرے وزیروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ یہ تقسیم صرف چھٹے [illegible] وزیر کی تقرری [illegible] تک ہے [illegible] سر چھوٹو رام کے حوالے کر دیا گیا ہے اور سول سپلائی کا محکمہ سردار بلدیو سنگھ کو دیا گیا ہے۔ لوکل باڈیز کے انچارج میاں عبدالحی ہوں گے۔

کراچی ۲۴ جنوری۔ برٹش گورنمنٹ کی طرف سے ڈاکٹر کینیڈی ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔ آپ ٹڈیوں کے متعلق بہت تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں بتایا کہ بلوچستان اور دیگر کم آباد علاقوں میں ہوائی جہازوں سے زہر آلود دوائیاں چھڑکنا نہایت مؤثر ثابت ہوگا۔ برٹش گورنمنٹ اور حکومت ہند اس نئی تجویز پر دوران جنگ میں ہی تجربہ کرنے کیلئے رضامند ہو گئی ہیں۔ ٹڈیوں کے جھنڈوں کا پتہ لگانے کیلئے بھی ہوائی جہاز استعمال کئے جایا کرینگے۔ آپ سردیوں کے خاتمہ سے پہلے ہی ساحل مکران پر جمع شدہ ٹڈیوں کا معائنہ کرنے کے لئے دورہ کریں گے۔

واشنگٹن ۲۴ جنوری۔ امریکہ کے ادھار پٹہ سسٹم کے ایڈمنسٹریٹر نے کہا کہ شمالی امریکہ کی مہم میں استعمال کئے جانیوالے جنگی ٹرانسپورٹ جہازوں کا دو تہائی حصہ برطانیہ نے دیا ہے۔ ایک امریکن ڈویژن کو ۲۵ پونڈ والی برطانی توپوں سے مسلح کیا گیا ہے۔ ہزاروں غبار اور مشینی اوزار برطانیہ سے امریکہ بھیجے جا رہے ہیں۔ بحرالکاہل کے علاقہ میں امریکن فوجوں کو ہم سامان خوراک مہیا نہیں کرتے۔ آسٹریلیا سے ان کے لئے دس کروڑ پونڈ سامان خوراک بھیجا گیا ہے۔

ماسکو ۲۴ جنوری۔ روسی فوجوں نے وروینش پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمنوں نے سٹالین گراڈ پر قبضہ کیوقت اس مقام کو مرکز بنایا تھا۔ یہاں ۱۱ ہزار جرمن قیدی پکڑے گئے۔ جنہیں ملا کر صرف وروینش کے محاذ پر اب تک ۵۲ ہزار جرمن قیدی بنائے جا چکے ہیں۔ اس محاذ پر دو اطالوی بٹالین کا بالکل صفایا کر دیا گیا۔ تازہ حملہ کے بعد اب تک روسی ۲۴۵ میل پیشقدمی کر چکے ہیں۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ وسطی بحیرہ روم میں برطانی آبدوزوں نے پانچ محوری ٹرانسپورٹ جہاز غرق کر دئے ہیں۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ گوڈال کنال میں امریکن فوجوں نے جاپانیوں کی بعض اہم پوزیشنوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جزیرہ شارٹ لینڈ کے پاس ۲ جاپانی جہاز غرق کر دئے گئے۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ گذشتہ شب اتحادی طیاروں نے رباؤل کی بندرگاہ پر شدید حملہ کیا۔ دس ہزار ٹن کا ایک جاپانی جہاز دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور ایک اور کو سخت نقصان پہنچا۔ گسماٹا کے ہوائی اڈہ پر بھی شدید حملہ کیا گیا۔ کئی جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ تین مشین گن چوکیاں اور ایک اینٹی ایئر کرافٹ گن چوکی اڑا دی گئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے تمام جماعتوں اور افراد کو یہ تاریخ یاد رکھنی چاہیئے۔ اور اس سے پہلے پہلے سال نہم کے وعدے میرے نام پر یا تحریک جدید کے دفتر میں بھجوا دینے چاہئیں۔

خاکسار: مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر